The First Sahb-e-Diwan (Published) Urdu Ghazal Poet Of Dera Ghazi Khan (Hazrat Khawaja Ghulam Farid)

ڈیرہ غازی خان کے اولین صاحب دیوان (مطبوعہ) اردو غزل گو شاعر (حضرت خواجہ غلام فریدؒ)

Muhammad Javed Gul Gishkori*[1]
PhD Scholar, Department Of Urdu, Ghazi Unieversity, Dera Ghazi Khan.
Dr Muhammad Abid Qureshi*[2]
Assitant Professor, Department Of Urdu, Ghazi University, Dera Ghazi Khan.

محمد جاوید گل گشکوری☆[1]
پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان
ڈاکٹر محمد عابد قریشی☆[2]
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان

Correspondance: muhammadjavedgulgishkori@gmail.com

eISSN:**3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

Received: 25-07-2025
Accepted:22-09-2025
Online:29-09-2025

Copyright:© 2023 by the authors. This is an access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT: The earliest traces of Urdu poetry in the region of Dera Ghazi Khan can be found in the poetry of Nemat Ram Naimati, Hazrat Khawaja Suleman Taunsvi, Faqir Muhammad Arif, Hazrat Khawaja Khuda Bakhsh Koreja, Hazrat Khawaja Taj Muhammad Koreja, and Syed Ameer Haider Miran Shah. Among these mentioned poets, except for the Hindi, Saraiki, and Urdu sayings of Hazrat Khawaja Suleman Taunsvi, one verse of Hazrat Khawaja Khuda Bakhsh Koreja, and two verses of Hazrat Khawaja Taj Muhammad Koreja, no regular poetic work of any poet is available. Therefore, it cannot be said in which genres these poets tried their abilities in Urdu poetry, nor can they be called poets of any specific poetic form, nor can these poets be considered Sahib-e-Deewan poets due to the unavailability of their poetry. About these poets, it can only be said that they contributed their share in the early tradition of Urdu poetry in Dera Ghazi Khan, and thus the foundation of Urdu poetry in this region was

laid.The formal beginning of Urdu poetry in Dera Ghazi Khan starts from Hazrat Khawaja Ghulam Farid (1845–1901). In this regard, the Sufi poet Hazrat Khawaja Ghulam Farid was not only the first Sahib-e-Deewan published poet of this region but also the first ghazal poet. His Urdu Deewan was published during his lifetime from Matba Ronq Ageen, Gulzar Muhammadi, Lahore, in 1884. Thus, according to the research of Dr. Rubina Tareen, Dr. Shakeel Pitafi, researcher Sadiq Tahir,Dr Anwaar Ahmad,Dr Mehr Abdul Haq ,researcher Yasmeen Qureshi & Wasifa Jabeen, the conclusion is also the same that Hazrat Khawaja Ghulam Farid is basically a poet of ghazal in Urdu poetry. His ghazal possesses a classical temperament. He skillfully presented the experiences and observations of his life in his ghazal poetry. His ghazal is a beautiful narration of the diverse subjects of reality and metaphor. His poetry is the poetry of the real experiences and observations of Rohi and Thal Damaan. In its natural romantic atmosphere, not only delicate village girls with chunri (veil) appear playing in the dust, but also they appear joyfully picking the cultural and local fruits of their deserts and Cholistan. His ghazal is a full expression of the diverse states of worldly love and the issues of mysticism. Similarly, in his poetry, there is also a rich representation of Eastern realities.
In short, his ghazal poetry is connected with traditional color. Each color of it is drawn from the beauty and romance of the region and nature along with the self and the universe.

KEYWORDS:Orientalists, Khaja Ghulam Fareed, Poetry, Simili, Mataphar, Mytonomy, Anecdoche, Ghazal, Mysticism.

ڈیرہ غازی خان کی شعری تاریخ کئی صدیوں کا احاطہ کرتی ہے۔اس خطے میں اردو شاعری کے ابتدائی آثار اٹھارویں صدی کی آخری دہائیوں میں ملتے ہیں۔یہاں کی اردو شاعری کی روایت میں جن شعرا کرام کا تذکرہ ملتا ہے اُن میں نعمت رام نعمتی (تاریخ وفات:1737ء)، حضرت خواجہ سلیمان تونسوی ؒ (1769ء۔۱۸۵۰ء)، حضرت خواجہ سلیمان تونسوی ؒ کے ہم عصر،شاگرد اور مرید فقیر محمد عارف ،حضرت خواجہ خدابخش کوریجہؒ(1792ء۔1853ء)اور حضرت تاج محمد کوریجہؒ(1797ء۔1857ء)، کے نام قابل ذکر ہیں۔

نعمت رام نعمتی (تاریخ وفات: 1737ء)، ضلع راجن پور کی سرائیکی اور اردو شعری تاریخ کا قدیم ترین نام ہے۔ نعمت رام نعمتی بنیادی طور پر سرائیکی شاعر تھے لیکن جذوی طور پر کبھی کبھار اردو شاعری بھی کرتے تھے۔ اس حوالے سے اگر ان کی تاریخ وفات (1737ء) کو مد نظر رکھیں تو یہ بات قیاس کی جاسکتی ہے کہ وہ سرائیکی شاعری کے ساتھ ساتھ اردو زبان میں بھی طبع آزمائی کرتے ہوں گے کیوں کہ 1670ء کے قریب ہندوستان کے شہر حیدرآباد دکن مین قلی قطب شاہ کے دور میں اردو غزل کے ابتدائی نمونے ملتے ہیں۔ لہٰذا اس حوالے سے نعمت رام نعمتی کی پیدائش کا زمانہ بھی یہی ہو سکتا ہے۔ بقول ڈاکٹر احسان چنگوانی:

''وہ اپنے زمانے کے اعلیٰ پائے کے شاعر تھے۔''(1)

مندرجہ بالا کوائف کے سوا ڈیرہ غازی خان کی شعر و ادب کی تاریخ میں نعمت رام نعمتی کے حالات زندگی اور سرائیکی اردو نمونہ کلام نہیں ملتا۔ اس لیے یہ بات گمان کی حد تک بیان کی جاسکتی ہے کہ انہوں نے اردو شاعری کی ابتدائی روایت میں اپنا کردار ادا کیا ہو گا۔ اسی طرح صوفی بزرگ حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ، سرائیکی، فارسی، ہندی اور اردو زبان کے شاعر تھے۔ اگرچہ ان کا اردو کلام باقاعدہ طور پر دستیاب نہیں ہے۔ البتہ خواجہ صاحب کی فارسی شاعری کے ساتھ ساتھ سرائیکی ،پنجابی، ہندی اور اردو زبان پر مشتمل کافی سارے اقوال ان کی کتاب ''نافع السالکین'' میں پائے جاتے ہیں۔ بقول غلام رسول خان ملکانی:

''ہندوستان میں چشتیہ نظامیہ سلسلے کے جن بزرگوں نے ایثار واعظ کی بیش بہا خدمات انجام دیں ہیں اُن میں خواجہ سلیمان تونسوی ؒ کا نام بھی قابل ذکر ہے۔ حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ کی فارسی شاعری کے ساتھ ساتھ سرائیکی، اردو اور ہندی زبان کے بہت سارے اقوال "نافع السالکین" میں ملتے ہیں۔''(2)

محقق غلام رسول خان ملکانی کی اس رائے کے بعد یہ بات کہنے میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ اگرچہ خواجہ سلیمان تونسویؒ کا دو کلام باقاعدہ دستیاب نہیں ہے تاہم انہوں نے اردو زبان کی ابتدائی نشو و نما اور داغ بیل ڈالنے میں اپنا حصہ ضرور ڈالا ہے۔

اسی طرح ڈیرہ غازی خان کی اردو شاعری کی روایت میں حضرت خواجہ سلیمان ؒ کے مرید خاص اور شاگرد فقیر محمد عارف کا حوالہ بھی ملتا ہے۔ اگرچہ ان کے حالات زندگی اور نمونہ کلام دستیاب نہیں ہے تاہم انہوں نے ڈیرہ غازی خان کے اردو شعر و ادب کی روایت میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ بقول ڈاکٹر شکیل پتافی:

"فقیر محمد نام اور عارف تخلص کرتے تھے۔وہ بہاول پور ڈویژن کی ایک بستی "بونگا محمد رمضان" کے رہنے والے تھے۔ان کے والد کا نام قاضی عثمان تھا۔ان کی پیدائش اور وفات کی تواریخ کا علم نہیں ہے اور نہ ہی ان کے تفصیلی حالات معلوم ہو سکے ہیں۔ان کی خودنوشت، منظوم سفر نامے (سرائیکی اردو) قلمی نسخوں کی صورت میں موجود ہیں۔جن کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ وہ حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ کے مرید تھے اور زندگی کا بقیہ حصہ انہوں نے تونسہ شریف میں گزارا۔یہاں انہوں نے 30،ماہ شوال 1298ھ کو مکہ مکرمہ کی طرف سفر کا آغاز کیا۔13 ماہ ذالحجہ 1301ھ کو وطن واپس آئے۔اسی اثنا میں انہوں نے دو سفر نامے تحریر کیے۔ان کے سرائیکی سفر نامہ کا نام "کوہ غم" ہے جب کہ دوسرا سفر نامہ جو اردو زبان میں ہے اس کا نام "گلزار عرب" ہے۔ان دونوں سفر ناموں کو ڈاکٹر مہر عبدالحق نے سرائیکی اور اردو دونوں زبانوں کے حج کے بارے میں سب سے پہلے میں سب سے پہلے سفر نامے قرار دیا ہے۔

لکھوں بیت اللہ کا احوال سارا
سفر نامہ اندر کر آشکارا
یہ گلزار عرب کر اس کو موسوم
کروں جملہ سفر کا احوال مرقوم"(3)

اسی طرح ڈیرہ غازی خان کی اردو شاعری کی روایت میں ایک قدیم ترین نام حضرت خواجہ خدا بخش کوریجہ (1792ء۔1853ء) کا بھی ملتا ہے۔لیکن نامساعد حالات کی بنا پر آپ کا سارا کلام ضائع ہو گیا۔اُن کے تمام کلام سے صرف ایک شعر دستیاب ہوا ہے جس کا تذکرہ مسعود حسن شہاب نے اپنی کتاب "بہاول پور میں اردو" میں کیا ہے۔جس کو نقل کیا جاتا ہے۔

جو ذات اقدس نبی مرسل ﷺ کی دہر میں جلوہ گر نہ ہوتی
نہ ہوتی دنیا میں کوئی رونق، یہ شب نہ ہوتی، سحر نہ ہوتی(4)

ڈیرہ غازی خان کی شعری تاریخ میں ایک نام حضرت خواجہ تاج محمد کوریجہؒ (1797ء۔1853ء) کا بھی پایا جاتا ہے۔ڈیرہ غازی خان کے شعری ادب کی بدقسمتی کہ ان کا بھی سارا کلام زمانی شکست وریخت کے سبب امتداد زمانہ کی نذر ہو گیا۔ان کے تمام کلام سے صرف دو شعر دستیاب ہوئے ہیں۔جن کا ذکر مسعود حسن شہاب نے اپنی کتاب "بہاول پور میں اردو" میں کیا ہے۔جس کو نقل کیا جاتا ہے۔بقول مسعود حسن شہاب:

مبارک ہو دہر والو رحمت اللعالمین آئے
شفیع المذنبین و نور رب اللعالمین آئے

مراد دل بر آئی ہے کھلے ہیں دل کے غنچے
سہارا ابن کے نور اولین و آخرین آئے (5)

اسی طرح اردو شاعری کی روایت میں قیام پاکستان سے قبل ایک نام قدیم شاعر سید امیر حیدر میرن شاہ کا بھی ملتا ہے۔ سید میرن شاہ بنیادی طور پر سرائیکی زبان کے شاعر تھے لیکن کبھی کبھار وہ اردو اشعار بھی لکھتے تھے۔ بقول ڈاکٹر شکیل پتافی:

''میرن بنیادی طور پر سرائیکی شاعر تھے۔ البتہ کہیں کہیں اردو آمیز اشعار بھی کہہ جاتے تھے۔''(6)

مذکورہ بالا شعرا کرام کے مختصر حالات زندگی، نمونہ کلام، نامور محققین اور لکھاریوں کی آراء سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے خطہ میں اردو شاعری کی روایت کا آغاز و ارتقاء، نعمت رام نعمتی، حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ، فقیر محمد عارف، حضرت خواجہ خدا بخش کوریجہؒ، حضرت تاج محمد کوریجہؒ اور سید امیر حیدر میرن شاہ کی شاعری سے ہوتا ہے۔ مذکورہ شعرا کرام کے کلام کی عدم دستیاب کی بنا پر نہ تو ان کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان شعرا کرام نے اردو شاعری کی کن کن اصناف سخن میں طبع آزمائی کی اور نہ ہی انہیں کسی مخصوص صنف سخن کا شاعر قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان شعرا کرام کو کلام کی دستیابی کی بنا پر ''صاحب دیوان'' شاعر قرار دیا جا سکتا ہے۔ ان شعرا کرام کے بارے میں صرف یہی رائے دی جا سکتی ہے کہ انہوں نے صرف ڈیرہ غازی خان میں اردو شاعری کی روایت کے آغاز و ارتقاء میں اپنا کردار ادا کیا۔ جس کی وجہ سے ڈیرہ غازی خان میں اردو شاعری کی داغ بیل پڑ گئی۔

ڈیرہ غازی خان میں اردو شاعری کا باقاعدہ آغاز حضرت خواجہ غلام فریدؒ (1845ء۔1901ء) سے ہوتا ہے۔ اس حوالے سے صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فریدؒ نہ صرف اس خطے کے پہلے صاحب دیوان شاعر تھے بلکہ پہلے صاحب دیوان شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ پہلے اردو غزل گو شاعر بھی تھے۔ ان کا اردو دیوان اُن کی زندگی میں مطبع رونق آگیں ''گلزار محمدی'' (1884ء) لاہور میں شائع ہوا تھا۔ بقول جاوید احسن خان:

''اُردو شاعری کے ابتدائی نقوش خواجہ غلام فریدؒ، اُن کے معاصرین اور بعد کے شعرا کرام میں دیکھے جا سکتے ہیں۔''(7)

اسی طرح صدیق طاہر نے بھی 1972ء میں حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا اردو دیوان مرتب کیا تھا۔ جو 98 غزلیات، 9 رباعیات، 2 قطعات اور ایک سرائیکی اردو مخلوط نظم پر مشتمل تھا۔ بقول ڈاکٹر شکیل پتافی:

"جہاں تک خواجہ غلام فرید ؒ کی اردو شاعری کا تعلق ہے تو1972ء میں صدیق طاہر نے اُن کا اردو کلام شائع کیا تھا۔یہ مجموعہ 98 غزلیات، 9، رباعیات، 2قطعات اور ایک سرائیکی اردو مخلوط نظم پر مشتمل ہے۔صدیق طاہر کا مرتب کردہ یہ اردو دیوان اُس دیوان کے مطابق ہے جو1884ء میں "مطبع رونق آگیں، گلزار محمدی"لاہور سے شائع ہوا تھا۔اس دیوان میں بھی دو قطعات ،4 رباعیات ،ایک مخلوط نظم اور اٹھانوے اردو غزلیں تھیں۔"(8)

اسی طرح ڈاکٹر روبینہ ترین کی تحقیق کے مطابق حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا اردو دیوان سب سے پہلے 1882ء میں مطبع قادری، لاہور سے چھپا تھا۔اسی طرح محققہ یاسمین قریشی نے اپنے تحقیقی مقالہ "خواجہ غلام فریدؒ کی اردو شاعری" میں اس بات کی تصدیق کی ہے کہ خواجہ غلام فریدؒ کا اردو نسخہ 1884ء میں شائع ہوا تھا۔بقول ڈاکٹر روبینہ ترین:

"خواجہ غلام فرید ؒ کا اردو دیوان سب سے پہلے 1882ء میں مطبع قادری ،لاہور سے شائع ہوا تھا۔"(9)

اس حوالے سے محققہ یاسمین قریشی کی رائے یہ ہے۔بقول یاسمین قریشی:

"خواجہ فرید ؒ کا قدیم ترین اردو نسخہ 1884ء میں چھپا تھا۔"(10)

مندرجہ بالا محققین کی آراء کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ نہ صرف ڈیرہ غازی خان کے پہلے صاحب دیوان (مطبوعہ)اردو شاعر ہیں بلکہ وہ باقاعدہ طور پر اس خطے کے پہلے غزل گو شاعر بھی ہیں۔کیوں کہ اُن کے دیوان میں دیگر اصناف کے مقابلے میں غزلیات کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔جب کہ دیگر اصناف سخن میں قطعات کی تعداد 2اور رباعیات کی تعداد 4ہے۔جب کہ صرف ایک سرائیکی اردو مخلوط نظم بھی شامل ہے۔اس لیے خواجہ غلام فریدؒ اس خطے کے پہلے صاحب دیوان(مطبوعہ) اردو غزل گو شاعر قرار پاتے ہیں۔آیئے اب ہم حضرت خواجہ غلام فرید ؒ کی سوانح حیات اور اُن کے کلام کا مختصر جائزہ لے لیتے ہیں۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ بروز منگل 26 ذی الحجہ 1261ھ بمطابق 1845ء کو چاچڑاں شریف میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام حضرت خواجہ خدابخش کوریجہؒ تھا۔آپ کا اصل نام اور پیدائشی نام خورشید عالم تھا۔جسے بعد میں آپ کے بزرگوں نے حضرت بابا فرید گنج شکر ؒ سے والہانہ عقیدت کی بنا پر غلام فریدؒ رکھا۔بقول مولانا رکن الدین:

"سرائیکی اور اردو کے معروف صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے منگل 26 ذی الحجہ 1261ھ (1845ء) کو چاچڑاں شریف میں خواجہ خدا بخش کے ہاں جنم لیا۔"(11)

چار سال کی عمر میں والد اور آٹھ سال کی عمر میں والدہ کا انتقال ہو گیا۔ والدین کی وفات کے بعد آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے بڑے بھائی حضرت خواجہ فخر الدین کوریجہ نے کی۔ آپ نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔ سولہ برس کی عمر میں آپ نے عربی، فارسی، حدیث، فقہ اور تصوف جیسے علوم اور موضوعات پر کامل دسترس حاصل کر لی۔ 27 برس کی عمر میں حضرت خواجہ فخر الدین کوریجہؒ کی وفات کے بعد خاندانی خلافت مسند پر براجمان ہوئے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے تین شادیاں کیں۔ اولاد صرف ایک بیوی سے پیدا ہوئی۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ نے 6 ربیع الثانی 1319ھ بمطابق 24 جولائی 1901ء میں وفات پائی۔ آپ کا مزار کوٹ مٹھن شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ غلام فرید ؒ بنیادی طور پر سرائیکی اور اردو زبان کے شاعر ہیں۔ آپ سرائیکی، فارسی، عربی، اردو، سندھی، ہندی اور انگریزی زبان سے مکمل واقفیت رکھتے تھے۔ اس لیے آپ کو ہفت زبان شاعر بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کا سرائیکی کلام "دیوان فریدی" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ "فوائد فریدیہ" رسالہ کے علاوہ "مناقب فریدیہ" اور "مناقب محبوبیہ" آپ کی فارسی تصانیف ہیں۔

اردو شاعری میں آپ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔ آپ کی غزل کلاسیکی مزاج کی حامل ہے۔ آپ نے اپنی زندگی کے تجربات اور مشاہدات کو بڑی چابکدستی کے ساتھ اپنی غزلیہ شاعری میں پیش کیا ہے۔ آپ کی اردو غزل کے موضوعات کے حوالے سے تنوع پایا جاتا ہے۔ بقول ڈاکٹر روبینہ ترین:

"خواجہ غلام فریدؒ کی اردو غزل ایک خاص مزاج کی حامل ہے۔ خواجہ صاحب کے موضوعات کا دائرہ وسیع ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے تجربات اور مشاہدات کو غزلوں کے ذریعے بیان کیا اور اس میں جدت برتنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔"(12)

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی اردو غزل نہ صرف عشق مجازی کے مضامین کی رنگارنگی اور ہجر و فراق کے دردیلے موضوعات سے بھری ہوئی ہے بلکہ آپ کے ہاں عشق حقیقی کے خوبصورت مضامین، تصوف کے مسائل، صوفیانہ خیالات اور فلسفہ وحدت الوجود کے خوبصورت موضوعات بھی عام ملتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں آپ کی شاعری حقیقت اور مجاز کے مضامین کا مشترکہ بیانیہ ہے۔ جس میں زندگی کے خوبصورت رنگ اپنا بھرپور جوبن دکھا رہے ہیں۔ حضرت خواجہ غلام

فریدؒ کی شاعری میں نہ صرف وسیب کی مٹی کی خوشبو رچی بسی نظر آتی ہے بلکہ اس میں پانچ دریاؤں کی تہذیب و ثقافت کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہے۔بقول حافظ محمود شیرانی:

"خواجہ فرید ؒ کی زبان انہی پانچ دریاؤں کے مابین محصور ہے۔لیکن وہ ان دریاؤں سے چھلک کر دونوں طرف پھیل گئی ہے۔ادھر دریائے کھاگرا تک پہنچ گئی ہے اور ادھر دریائے سندھ پار کر گئی ہے۔"(13)

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی غزل میں روروہی، تھل، دامان، چولستان اور صحرا سے محبت کی سوندھی سوندھی خوشبو آتی ہے اور یہ خوشبو مقامیت کا پیراہن اوڑھے اپنے ارد گرد کے ثقافتی ماحول کو معطر کر رہی ہے۔بقول ڈاکٹر انوار احمد:

"فرید کا (پوٹکس جینیس)مضطرب ہے،نامطمئن ہے۔وہ اپنی آواز میں شعر کہنا چاہتا ہے۔اپنی مانوس معاشرت سے محاورہ مانگتا ہے۔اس لیے اسی عالم اضطراب میں اردو کو ثقافتی دینا میں اپنی روہی،اپنے چولستان میں لانے کا آرزو مند دکھائی دیتا ہے۔اسی حالت جذب میں اس سے کچھ غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔جنہیں کوئی "ساقط الوزن مصرعوں "پر محمول کرتا ہے۔کوئی تلفظ کی مقامیت پر جبین کو شکن آلود کرتا ہے اور کوئی دور دراز زمینوں اور دریاؤں میں پلنے والے روزمرے اور محاورے کی ترمیم پر آزردہ ہوتا ہے۔"(14)

ڈاکٹر انوار احمد کی رائے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ سرائیکی زبان کے نہایت قادرالکلام شاعر ہیں۔تاہم ان کے اردو کلام میں کہیں کہیں رنگ تغزل ، کہیں روزمرے محاورے اور کہیں ساقط الوزن مصرعوں کی غلطیاں موجود ہیں۔

بہر حال اس بحث سے قطع نظر حضرت خواجہ غلام فریدؒ بنیادی طور پر سرائیکی زبان کے ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ان کو سرائیکی زبان کی شاعری میں جو مقام و، مرتبہ حاصل ہے وہ اردو زبان میں حاصل نہیں ہے۔اس لیے خواجہ صاحب کی اردو شاعری کے معیار اور وقار کو سرائیکی زبان اور شاعری کے تناظر میں پرکھنا مناسب نہیں لگتا۔لیکن اس کے باوجود ان کی غزل میں تخیل کی بلند پروازی اور فکر کی گہرائی بدرجہ اتم موجود ہے۔آپ کی اردو شاعری میں مجاز اور حقیقت کے رنگ باہم مل کر آپ کی غزل کو خوبصورت، رنگین اور رعنا بناتے ہیں۔بقول ڈاکٹر مہر عبدالحق:

''آپ کے کلام میں حُسن مجاز اور حُسن حقیقت کے مضامین بغیر کسی تفریق
کے ایک ساتھ چلتے ہیں۔ گویا مجازی حسن سے فرید کا سامنا حقیقی حُسن سے
دوری نہیں بلکہ حضوری ہے۔''(15)

مختصر یہ کہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی غزل حقیقت اور مجاز کے متنوع موضوعات کا ایک خوبصورت گلستان ہے جس میں زندگی سے بھرپور انواع و اقسام کے پھول ملتے ہیں۔ آپ کی شاعری روہی اور تھل دامان کے حقیقی تجربات اور مشاہدات کی شاعری ہے۔ جس کے رومان پرور ماحول نہ صرف نازک نازک جٹیاں، چُنری اُوڑھے مٹیاں بلوتی نظر آتی ہیں۔ بلکہ وہ چولستان کا ثقافتی پھل ''پیلوں''(چینی) بھی چُنتی نظر آتی ہیں۔ آپ کی غزلیہ شاعری میں جہاں روہی کے فطری حُسن کا نظارہ ملتا ہے وہاں ہجر اور فراق کے مضامین بھی دردناک لہجے میں ملتے ہیں۔

آپ کی شاعری حُسن و عشق معلقات ومعاملات کے ساتھ عشق حقیقی کے مضامین، تصوف کے مسائل اور صوفیانہ تصورات کا خوبصورت بیان بھی ہے۔ آپ کی غزلیہ شاعری معاشرتی طرز احساس کی حامل بھی ہے۔ جس میں معاشرتی حقیقتوں اور ماحول کی ترجمانی کے ساتھ ساتھ سرائیکی وسیب و خطہ کی محرومیوں کی بھرپور آئینہ داری ملتی ہے۔

بحیثیت مجموعی آپ کی غزلیہ شاعری روایتی رنگ سے جُڑی ہوئی ہے۔ جس کا ایک ایک رنگ ذات اور کائنات کے ساتھ ساتھ، وسیب اور فطرت کے جمیل رنگ اور مناظر کے حُسن اور رومان سے کشید ہے۔

نمونہ کلام

وہ یار جلوہ گر ہے ادھر کو اُدھر کو بھی
اُس پر میری نظر ہے ادھر کو اُدھر کو بھی
اُس حُسن بے مثال کی تاثیر، دیکھیو!
در پردہ، پردہ دار ہے ادھر کو اُدھر کو بھی
جتنی نیاز ہے یہاں اتنا وہاں ہے ناز
یہ عشق کا ثمر ہے ادھر کو اُدھر کو بھی (16)

یار کیسا کوئی دیدار نہ دیکھا نہ سنا
ایسا بھی ظالم و خونخوار نہ دیکھا نہ سنا

نام تیرا جو مزہ دیتا ہے رگ رگ میں مجھے
قند و شکر میں اے یار نہ دیکھا نہ سنا
یہ غزل جس نے سنی کہنے لگا وہ فریدؔ
بیت اس کا کوئی بیکار نہ دیکھا نہ سنا(17)

حوالہ جات

1۔ احسان چنگوانی، ڈاکٹر، تاریخ راجن پور، اُوتا پبلشرز، ڈیرہ غازی خان، یکم اگست2019ء، ص:28
2۔ غلام رسول خان ملکانی، شفقت کاظمی: شخصیت و فن، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل اردو،:اسلام آباد علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،1998ء، ص:90
3۔ شکیل پتافی، ڈاکٹر، جنوبی پنجاب میں اردو شاعری: ملتان، جھوک پرنٹرز، اگست2008ء، ص:258۔259
4۔ مسعود حسن شہاب، بہاول پور میں اردو، س ن، ص:66
5۔ ایضاً، ص:67
6۔ شکیل پتافی، ڈاکٹر، جنوبی پنجاب میں اردو شاعری،: ملتان جھوک پرنٹرز، اگست2008ء، ص:249۔250
7۔ جاوید احسن خان، آبنائے درد،: کراچی آفاقی پبلشرز،2013ء، ص:6
8۔ شکیل پتافی، ڈاکٹر، جنوبی پنجاب میں اردو شاعری،: ملتان جھوک پرنٹرز، اگست2008ء، ص:253
9۔ روبینہ ترین، ڈاکٹر، ملتان کی ادبی تہذیبی زندگی میں صوفیانہ کرام کا حصہ، س ن، ص:441
10۔ یاسمین قریشی، خواجہ غلام فرید ؒ کی اردو شاعری، مقالہ برائے ایم اے اردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان،1985ء، ص:116
11۔ رکن الدین، مولانا، مقابلیس المجالس، واحد بخش سیال (مترجم)،: لاہور بزم اتحاد المسلمین،1411ھ، ص:73
12۔ روبینہ ترین، ڈاکٹر، ملتان کی ادبی تہذیبی زندگی میں صوفیا کرام کا حصہ،: ملتان بیکن بکس،2016ء، ص:295
13۔ حافظ محمود شیرانی، پنجاب میں اردو،: لاہور آئینہ ادب،1972ء، ص:178
14۔ انوار احمد، ڈاکٹر، خواجہ فرید کے تین رنگ،: ملتان بزم ثقافت،1985ء، ص:14
15۔ مہر عبدالحق، ڈاکٹر، فرد فرید،: ملتان سرائیکی ادبی بورڈ،1988ء، ص:85
16۔ منصور اشعر صدیقی، ارشاد احمد امین، (مرتبین)، شعری مجموعہ خواجہ فریدؒ (اردو)،: لاہور شفق پبلی کیشنز،1979ء، ص:30
17۔ ایضاً، ص:83

References:

1. Ehsan Changwani, Dr., Tareekh Rajanpur, Dera Ghazi Khan: Ota Publishers, 1 August 2019, p. 28.
2. Ghulam Rasool Khan Malkani, Shafqat Kazmi: Shakhsiyat o Fun, Research Thesis for M.Phil Urdu, Islamabad: Allama Iqbal Open University, 1998, p. 90.
3. Shakeel Patafi, Dr., Janubi Punjab Mein Urdu Shayari, Multan: Jhoke Printers, August 2008, pp. 258–259.
4. Masood Hasan Shahab, Bahawalpur Mein Urdu, n.d., p. 66.
5. Ibid., p. 67.
6. Shakeel Patafi, Dr., Janubi Punjab Mein Urdu Shayari, Multan: Jhoke Printers, August 2008, pp. 249–250.
7. Javed Ahsan Khan, Aabna-e-Dard, Karachi: Afaqi Publishers, 2013, p. 6.
8. Shakeel Patafi, Dr., Janubi Punjab Mein Urdu Shayari, Multan: Jhoke Printers, August 2008, p. 253.
9. Rubina Trreen, Dr., Multan Ki Adabi o Saqafati Zindagi Mein Sufiyana Karam Ka Hissa, n.d., p. 441.
10. Yasmeen Qureshi, Khawaja Ghulam Fareed ki Urdu Shayari, M.A. Urdu Thesis, Bahauddin Zakariya University, Multan, 1985, p. 116.
11. Ruknuddin, Maulana, Maqabilis al-Majalis, trans. Wahid Bakhsh Sial, Lahore: Bazm Ittihad al-Muslimeen, 1411 AH, p. 73.
12. Rubina Trreen, Dr., Multan Ki Adabi o Saqafati Zindagi Mein Sufiya Karam Ka Hissa, Multan: Beacon Books, 2016, p. 295.
13. Hafiz Mahmood Sherani, Punjab Mein Urdu, Lahore: Aina-e-Adab, 1972, p. 178.
14. Anwar Ahmad, Dr., Khawaja Fareed Ke Teen Rang, Multan: Bazm-e-Saqafat, 1985, p. 14.
15. Mehr Abdul Haq, Dr., Fard-e-Fareed, Multan: Saraiki Adabi Board, 1988, p. 85.
16. Mansoor Ashar Siddiqi & Irshad Ahmad Amin (eds.), Sha'ri Majmua Khawaja Fareed (Urdu), Lahore: Shafaq Publications, 1979, p. 30.
17. Ibid., p. 83.